مسافت قصر

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾(النّساء : ۱۰۱)

''جب تم سفر کرو، تو نماز قصر کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔''

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّ اسْمٍ لَيْسَ لَهُ حَدٌّ فِي اللُّغَةِ وَلَا فِي الشَّرْعِ فَالْمَرْجِعُ فِيهِ إِلَى الْعُرْفِ فَمَا كَانَ سَفَرًا فِي عُرْفِ النَّاسِ فَهُوَ السَّفَرُ الَّذِي عَلَّقَ بِهِ الشَّارِعُ الْحُكْمَ .

''جس لفظ کی لغت یا شرع میں کوئی حد مقرر نہ ہو، تو اسے عرف کے مطابق لیا جائے گا، پس جسے عرف عام میں سفر کہا جاتا ہے، شارع نے بھی اسی پر (مسافت قصر) کا حکم لگایا ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 40/24)

❀ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأُسَافِرُ السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ فَأَقْصُرُ، يَعْنِي الصَّلَاةَ .

”میں دن کا کچھ حصہ سفر کروں، تو نماز قصر کر لیتا ہوں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 8139، المُحلّٰى لابن حزم : 199/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(فتح الباري : 567/2)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں:

لَوْ خَرَجْتُ مِيلًا قَصَرْتُ الصَّلَاةَ .

”اگر میں ایک میل تک سفر کروں، تو نماز قصر کرتا ہوں۔“

(المُحلّٰى لابن حزم : 199/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(فتح الباري : 567/2)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما با سند صحیح چار برد (۴۸ میل) پر قصر کرنا ثابت ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ چار برد سے کم پر قصر نہیں کرتے تھے۔

❁ عبدالرحمٰن بن حرملہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ : أَأَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَأُفْطِرُ فِي بَرِيدٍ مِّنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ : نَعَمْ .

”میں سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا میں مدینہ سے ایک برید (۴۸ میل) سفر پر نماز قصر کر سکتا ہوں اور روزہ چھوڑ سکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں۔“

(المُحلّٰى لابن حزم : 200/3، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ كَالشَّمْسِ .

''یہ سند سورج کی طرح (روشن اور واضح) ہے۔''

صحیح مسلم (۶۹۱) میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق قصر کے ثبوت سے ہے، نہ کہ مسافت کی تحدید سے۔

✿ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَحَدًا مِّنَ الْفُقَهَاءِ يَقُولُ بِهٖ .

''میں نہیں جانتا کہ کوئی فقیہ اس (تین فرسخ اقل مسافت) کا قائل ہو۔''

(مَعالم السّنن :261/1)

✿ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَحُدَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهٖ مَسَافَةً مَحْدُودَةً لِلْقَصْرِ وَالْفِطْرِ، بَلْ أَطْلَقَ لَهُمْ ذٰلِكَ فِي مُطْلَقِ السَّفَرِ وَالضَّرْبِ فِي الْأَرْضِ، كَمَا أَطْلَقَ لَهُمُ التَّيَمُّمَ فِي كُلِّ سَفَرٍ، وَأَمَّا مَا يُرْوٰى عَنْهُ مِنَ التَّحْدِيدِ بِالْيَوْمِ أَوِ الْيَوْمَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةِ فَلَمْ يَصِحَّ عَنْهُ مِنْهَا شَيْءٌ الْبَتَّةَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے نماز قصر کرنے اور روزہ چھوڑنے کے لیے کوئی مسافت متعین نہیں کی، بلکہ اسے ہر اس سفر کے لیے مطلق رکھا ہے، جسے سفر کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہر سفر کے لیے تیمّم کو مطلق رکھا ہے۔ جن روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک، دو یا تین دن (مدت قصر) کی تحدید وارد

ہوئی ہے، ان میں سے کوئی بھی روایت ثابت نہیں، واللہ اعلم!''

(زاد المَعاد :463/1)

۞ علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ دَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلٰى جَوَازِ الْقَصْرِ فِي أَقَلَّ مِنَ الْمُسَافَةِ الَّتِي دَلَّ عَلَيْهَا الْحَدِيثُ، وَذٰلِكَ مِنْ فِقْهِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَإِنَّ السَّفَرَ مُطْلَقٌ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، لَمْ يُقَيَّدْ بِمُسَافَةٍ مَّحْدُودَةٍ.

''یہ آثار دلالت کرتے ہیں کہ حدیث میں جس مسافت کا ذکر ہے، اس سے کم مسافت پر بھی قصر جائز ہے، یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فہم ہے، کیونکہ کتاب وسنت میں سفر کو مطلق بیان کیا گیا ہے، کسی محدود مسافت کی قید نہیں لگائی گئی۔''

(الصّحيحة :310/1)

شریعت میں قصر کے لیے مسافت کی حد متعین نہیں۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ایمان پر چھوڑا ہے کہ وہ اس سے ڈر کر کس طرح زندگی گزارتے ہیں، جیسا کہ ایک مریض کے لیے بخار کی کوئی مقدار مقرر نہیں کی، کہ وہ کب روزہ رکھے اور کب روزہ چھوڑے گا؟ کب نماز با جماعت ادا کرے گا اور کب با جماعت ادا نہ کرے؟ وہ اپنے متعلق خود فیصلہ کرے گا کہ اب وہ کس حالت میں ہے؟ اسی طرح سفر میں قصر کی حد متعین نہیں، جسے عرف میں سفر کہتے ہیں، اس میں قصر جائز ہے، خواہ وہ پانچ چھ کلومیٹر ہی کیوں نہ ہو۔

۲۹، اپریل، ۲۰۲۰ء